Regd. No L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ر نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لندن ۱۱ر نومبر چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مولوی مبارک احمد صاحب ساقی اور دیگر مبلغین بعافیت انگلستان پہنچ گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اَنْتَ الَّذِيْ جَمَعَ الْمَحَاسِنَ كُلَّهَا
اَنْتَ الَّذِيْ قَدْ جَاءَ لِلْاِحْيَاءِ
اَنْتَ الَّذِيْ تَرَكَ الْهُدُوْنَ لِرَبِّهٖ
وَتَخَيَّرَ الْمَوْلٰى عَلَى الْحُوْبَاءِ

ترجمہ:۔ تو ہی ہے جس میں کل خوبیاں جمع ہیں۔ تو ہی مردوں کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ تو ہی ہے جس نے آرام اور سکون کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور اپنی جان پر خدا کو مقدم کر لیا۔

(سر الخلافہ)

حکومت نے ملک کی غذائی حالت کو بہتر بنانے کیلئے جو تدابیر کی ہیں وہ کامیاب رہی ہیں

پاکستان پارلیمنٹ میں غذائی صورت حالات پر بحث

کراچی ۱۲ر نومبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر خوراک نے پارلیمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ ملک کی غذائی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے آج صبح پارلیمنٹ کے اجلاس میں نصف سے زیادہ وقت ملک کی غذائی صورت حالات پر بحث ہوتی رہی۔ یہ بحث ایک تحریک التواء کے سلسلے میں ہوئی۔ جو سردار شوکت حیات خاں اور میاں افتخار الدین نے پیش کی۔ وزیر اعظم نے اس پر بحث کرنا منظور کر لیا۔ آپ نے بحث کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔ گذشتہ دنوں غذائی قلت کے پیش نظر حکومت نے جو تدابیر اختیار کی تھیں۔ ان کے اچھے نتائج نکلے ہیں۔ خریف کی فصل بہت عمدہ رہی ہے۔ اور ربیع کی فصل کے متعلق بھی ایسا ہی امکان ہے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت مستقل طور پر ہر سال اناج کا ذخیرہ محفوظ رکھنے کے لئے ایک سکیم پر غور کر رہی ہے۔

بحث کے دوران میں سردار شوکت حیات خان نے غذائی قلت کو حکومت کی بے تدبیری اور ناقص پالیسی کا نتیجہ قرار دیا۔ میاں افتخار الدین نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا چونکہ گذشتہ سال فاضل گیہوں نہیں خریدا گیا تھا۔ اس لئے کاشتکاروں نے اس کی کاشت ترک کر دی تھی۔ آپ نے موجودہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے مناسب منصوبہ بندی اور زرعی آلات کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ مسٹر کھرو نے یہ اعتراض کیا کہ بیرونی ممالک سے ناقص غلہ خریدا جا رہا ہے۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے بحث کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ گذشتہ سال جو شدید خشک سالی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کی مثال پچھلے پچاس برس میں نہیں ملتی۔ دریاؤں کا پانی آدھا بلکہ بعض جگہ ایک چوتھائی رہ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے غیر متوقع طور پر ۸ لاکھ ٹن اناج کی کمی واقع ہو گئی۔ حکومت نے اس کمی کو دور کرنے کے لئے جو تدابیر اختیار کیں آپ نے ان کی تفصیل بھی بتائی اور اس خوشی کا اظہار کیا کہ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے اور آئندہ حالات اور بھی بہتر ہو جائیں گے تحریک التواء پر بحث کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس کل شام کے ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی ہو گیا

اس سے پہلے ایوان میں غیر منقسم ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے سابق سپیکر سر عبد الرحیم اور پاکستان دستور ساز اسمبلی کے رکن سید غلام بھیک نیرنگ کی یاد میں دو منٹ خاموشی اختیار کی گئی۔ صدر پارلیمنٹ۔ وزیر اعظم۔ میاں افتخار الدین اور ایوان میں اپوزیشن کے لیڈر نے مرحوم اصحاب کی قومی خدمات کو سراہا۔

سری نگر ۱۲ نومبر مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی نے ایک بل منظور کیا ہے جس کی رو سے ریاست کا آئینی سربراہ مقرر کیا جائے گا۔ جمعہ کو اسمبلی کا پھر اجلاس ۲۰ ہو گا جس میں سربراہ کے نام کا اعلان کیا جائے گا۔

پٹ سن کی کاشت مقررہ رقبہ میں کریں

مشرقی بنگال کے وزیر آبپاشی کی اپیل

ڈھاکہ ۱۲ر نومبر۔ مشرقی بنگال کے آبپاشی کے وزیر جناب حسن علی نے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ پٹ سن کی کاشت صرف ان زمینوں پر کریں جن کے لئے لائسنس حاصل کر لئے گئے ہوں۔ اس طریقہ سے نہ صرف یہ کہ پٹ سن کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ بلکہ دھان کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

پاکستانی بحری فوج کو ترقی دینے کیلئے متوازی بحری بیڑہ قائم کیا جائیگا

کراچی ۱۲ر نومبر حکومت پاکستان نے بحری فوج کو ترقی دینے کے لئے ایک متوازی بحری بیڑا قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بیڑے کی مدد کے لئے ساحلی مرکز بھی قائم کئے جائیں گے۔ فوجی لوگوں کی غیر معمولی بہادری پر تمغے دیئے جانے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔

امریکہ جاپان کیلئے فوج بردار جہاز فراہم کریگا

ٹوکیو ۱۲ر نومبر۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان آج یہاں ادھار اور پٹہ کے ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

سمجھوتہ کی رو سے جاپان کے دفاع کے لئے امریکہ ۵۰ فوج بردار جہاز اور ۱۸ چھوٹے جہاز فراہم کریگا چھوٹے جہازوں کی پہلی قسط جاپان پہنچ بھی چکی ہے

تیونس اور مراکش کے قضیہ میں مراکش کا طرز عمل

پیرس ۱۲ نومبر۔ حکومت فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہفتوں میں جب اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تیونس اور مراکش کا معاملہ پیش ہوگا۔ تو فرانس یہ سوال نہیں اٹھائے گا کہ سیاسی کمیٹی کو ان معاملات پر بحث کرنیکا اختیار بھی ہے یا نہیں۔

سرحدی علاقہ میں فائرنگ کے متعلق بھارت سے احتجاج

کراچی ۱۲ نومبر۔ پارلیمانی امور کے وزیر مملکت غیاث الدین پٹھان نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ ۲۳ر اکتوبر کو پنجاب کے سرحدی علاقہ میں ہندوستانی پولیس سے جو جھڑپ ہوئی تھی۔ اس کے متعلق حکومت پاکستان بھارت سے احتجاج کر چکی ہے۔ اور کوئی جواب موصول نہ ہونے پر اب یاددہانی بھی کرائی جا رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستانی پولیس پاکستانی علاقہ میں گھس آئی تھی۔ سرحدی علاقہ میں فائرنگ کا سلسلہ ۲ر نومبر تک جاری رہا ہے۔

سندھ میں اٹھاون لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تین مزید بند تعمیر کئے جائینگے

کراچی ۱۲ر نومبر۔ حکومت سندھ نے فوری طور پر تین اور بند تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کام کے لئے ۵۸ لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ دو سپلائی نہروں پر ہیڈ ورکس بھی تعمیر کئے جائیں گے۔ واضح رہے کہ نہروں میں پانی کی کمی کی وجہ سے سندھ کی اڑھائی لاکھ ایکڑ زمین پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اس لئے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کام آئندہ سال جون تک ختم ہو جائے گا۔

روسی وفد کا اقوام متحدہ سے احتجاج

اقوام متحدہ ۱۲ نومبر۔ کوریا میں عارضی صلح کی گفت و شنید میں روس کا جو وفد حصہ لے رہا ہے اس نے ایک جنگی قیدی کو پھانسی دیئے جانے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے حلقوں کا کہنا ہے کہ اس قیدی کو پھانسی نہیں دی گئی۔ بلکہ اس نے خودکشی کر لی تھی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملّتِ واحدہ میں اکثریت اور اقلیّت کا سوال اٹھانا بے معنی ہے

مَیں ایسے لوگوں سے کہوں گا۔ کہ کیا تم نے نفاق کے ذریعہ پاکستان حاصل کیا تھا؟ (گورمانی)

کشمیر لینے کیلئے اسی اتحاد واتفاق اور اسی یکجہتی و یگانگت کی ضرورت ہے جو قائدِ اعظم نے ہم میں پیدا کی تھی (نشتر)

پنجاب مسلم لیگ کی لائلپور کانفرنس میں زعمائے مسلم لیگ کا قوم سے خطاب

جماعتی پالیسی کے متعلق قرارداد

۸ر نومبر کے اجلاس میں مسلم لیگ کی جماعتی پالیسی کے متعلق ایک قرارداد منظور کی گئی۔ یہ کانفرنس کی طویل ترین اور اہم ترین قرارداد تھی۔ جسے صوبائی مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز محمدؐ خان دولتانہ نے خود پیش کیا۔ اس میں تعمیر و ترقی اور مسلم لیگ کی تنظیم سے متعلق یہ امر واضح کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ مسلم لیگ کی عام پالیسی کن بنیادی خطوط پر وضع ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ عوام کی خوشحالی اور فلاح بہبود کی زیادہ سے زیادہ ضامن بن سکے۔ چنانچہ زراعت صنعت و حرفت۔ تجارت مہاجرین کی آبادکاری اور عام اقتصادی بہتری سے متعلق اس میں نہایت زریں اصول اور ہدایات پیش کی گئیں۔ از اں جملہ مسلم لیگ کی تنظیم کے سلسلے میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ کہ مسلم لیگی کارکنوں کو کس کردار کا حامل ہونا چاہیئے اور وہ کون سے بنیادی اوصاف ہیں۔ جن سے ہر لیگی کا متصف ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس میں مسلم لیگی کارکنوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا۔ کہ وہ فرقہ وارانہ تعصب اور منافرت کے ہاتھوں اسلامی اتحاد کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ اور اس کی جگہ اتحاد و اتفاق اور یکجہتی و یگانگت کی فضا پیدا کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں قومی اتحاد کے حق میں زہر قاتل کا درجہ رکھتی ہیں پھر مسلم لیگی کارکنوں پر زور دیا گیا۔ کہ وہ قوم کو فرقہ وارانہ ذہنیت کی ہلاکت آفرینی سے بچانے کے لئے اپنے ذاتی اور سیاسی کردار کو اس طور پر ڈھالیں کہ وہ دوسروں کی رہنمائی کے لئے اسوہ کا کام دے سکے۔ قرارداد کے اس حصے کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"یہ کانفرنس مسلم لیگی کارکنوں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ ایک آزاد شہری کے فرائض سرانجام دیتے حب الوطنی کے تحت اہم قومی جذبات بجا لانے اور اپنے افعال و کردار میں اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کے سلسلے میں عوام کی رہنمائی کی ذمہ داری قبول کریں زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرنا بطیب خاطر حکومت کا ہاتھ بٹانا کامل خود اعتمادی کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنا اور سب سے بڑھ کر کردار کے اعتبار سے وہ معیار حاصل کرنا کہ جس کی بدولت تزکیہ نفس میسّر آجائے ــــ وہ اوصاف ہیں جن کا ہماری قوم میں اس درجہ راسخ ہونا ضروری ہے کہ ان کا شمار جبلت میں ہونے لگے۔ خواہ قطار بندی کی عادت ڈالوا کر روزمرہ کی زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرنے کا سوال ہو خواہ غنڈہ گردی کے خلاف عوام میں نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا کرنے کا معاملہ ہو۔ خواہ فرقہ وارانہ تعصب اور منافرت کے ہاتھوں اسلامی اتحاد کو تباہی سے بچانے کا موقع ہو یا قومی اتحاد کے دشمن یعنی قبائلی اور طبقاتی رجحانات کے استیصال کی مہم بہرحال کوئی بھی معاملہ کیوں نہ درپیش ہو۔ . . . .

مسلم لیگی کارکنوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے عمل سے لوگوں کی رہنمائی کریں۔ اور اپنے سیاسی اور ذاتی کردار کو اس درجہ مثالی بنائیں کہ وہ دوسروں کے لئے اسوۂ حسنہ کا کام دے سکے۔"

یہ قرارداد بھی تمام دیگر قراردادوں کی طرح باتفاق رائے منظور کی گئی۔

نواب مشتاق احمدؐ گورمانی

کانفرنس کے آخری اجلاس میں جو سردار عبدالرب نشتر کی زیر صدارت منعقد ہُوا۔ پاکستان کے وزیر داخلہ آنریبل نواب مشتاق احمدؐ گورمانی نے ایک نہایت پرمغز تقریر کی تقریر کے دوران میں آپ نے صوبائی تعصب اور فرقہ وارانہ ذہنیت کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کے دشمن ملک میں تشتت و افتراق پھیلانے میں مصروف ہیں۔ کہیں یہ سننے میں آتا ہے۔ کہ صاحب فلاں صوبے اور مرکز کے درمیان بڑے اختلاف ہیں۔ کبھی اکثریت اور اقلیت کی آواز بلند ہوتی ہے۔ حالانکہ ملّتِ واحدہ میں اقلیت اور اکثریت کی تمیز پیدا ہی کیسے ہو سکتی ہے۔ یاد رکھو پاکستان کی اور تمہاری مثال ایک جسم واحد کی طرح ہے۔ جس کے مختلف اعضا ہیں۔ میں اکثریت اور اقلیت کا سوال اٹھانے والوں سے پوچھتا ہوں۔ کیا تم نے نفاق کی بدولت پاکستان حاصل کیا تھا؟ کیا تمہیں پاکستان اس وجہ سے ملا تھا کہ تم پہلے سے بھی زیادہ گروہوں میں بٹ گئے تھے؟ یاد رکھو پاکستان کا وجود تمہارے اتحاد کا ثمرہ ہے۔ نفاق کا نہیں۔ پاکستان کے قیام کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے میں آزادی کی روح محسوس کرے۔ اور جو نعمتیں آزادی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اس سے ہر ایک بہرہ ور ہو۔ اگر یہ صورت نہیں ہے۔ تو پھر یہ پاکستان بھی پاکستان نہیں ہے۔ اس کے قیام میں جو غرض مضمر تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ ہر شخص اپنے اپنے ماحول میں محکوم نہیں۔ بلکہ حکمران ہے۔ اگر آپ پاکستان کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ تو آزادی کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔ ہمارے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم پاکستان حاصل کرنے کے بعد یہاں جو نظام بھی رائج کریں۔ اس میں ہر شہری حصہ دار ہو۔ اور ہر ایک کے لئے تحفظ حقوق کی پوری ضمانت موجود ہو۔

مذہب کے نام پر پھوٹ ڈلوانے والوں کی حیلہ سازیوں اور ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل نواب مشتاق احمد گورمانی نے کہا یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان بنانے کی توفیق صرف ایک جماعت کو ملی اور وہ ہے مسلم لیگ۔ یہ نہیں تھا کہ اس وقت مسلم لیگ کے سوا اور کوئی جماعت نہیں تھی۔ جماعتیں اس وقت بھی تھیں اور ان میں سے اکثر اب بھی بقید حیات ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ اس وقت انہیں سانپ سونگھ گیا تھا انہی جماعتوں کے پردھانوں کو حصول پاکستان کی جدوجہد کے دوران میں سانپ سونگھ گیا تھا۔ آج آ کر پاکستان بنانے والوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ پاکستان کی آرائش کس طرح کی جائے حالانکہ وہ انجینئر اور وہ معمار جنہوں نے پاکستان کا محل تعمیر کیا ہے وہ خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس میں کس طریق پر آرائش ہونی چاہیئے میں ایسے لوگوں سے کہوں گا کہ آج جبکہ ہم نے پاکستان حاصل کر لیا ہے تم ہمیں مشورہ دینے ہو تو خدارا بنیادوں کو ہلانے والا مشورہ نہ دو۔ طریق یہ ہے کہ آؤ اس جماعت میں شامل ہو جاؤ جس نے پاکستان حاصل کیا، اور پھر مل کر اسے مضبوط بناؤ۔

اس ضمن میں دشمن کی چالوں سے آگاہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا آج بھی دشمن پاکستان کے قیام۔ اس کی مضبوطی اور استحکام کو بدنظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے ہتھیاروں اور حیلہ کاریوں سے ہوشیار ہو جاؤ۔ یاد رکھو پہلے بھی اس نے ملت کو تباہ کرنے کے لئے اس میں پھوٹ ڈلوائی تھی اور مسلمانوں کو قال اللّٰہ اور قال الرسول کہلوا کر نقصان پہنچایا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمانوں کو بیرونی طاقتوں سے کبھی خطرہ نہیں ہوا۔ انہیں جب بھی نقصان پہنچا ہے باہمی خلفشار اور پھوٹ سے نقصان پہنچا ہے۔ اگر آپ متحد ہیں تو کوئی بیرونی طاقت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ آپ نعروں کانفرنسوں اور قراردادوں سے خدمت نہیں کر سکتے۔ قوم کی خدمت کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ آپ اپنے میں اتحاد اور طاقت پیدا کریں۔ دنیا میں اب لڑائی اور جنگ کے طریق بدل چکے ہیں۔ توپ تفنگ گولہ بارود اور بم یا ایٹم بم کا زمانہ گزر گیا۔ دنیا اس سے بھی آگے نکل چکی ہے۔ اب جراثیمی جنگ کے چرچے ہیں کہ جس کے ذریعہ مار دھاڑ کے بغیر ہی کسی ملک یا قوم پر تباہی آ جاتی ہے۔ ہمارے قومی عوارض جراثیم کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عزم و یقین اور قومی اتحاد کی طاقت سے ان جراثیم کو یہیں ہلاک کر دو۔ یہ جراثیم کبھی بد اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔ اور کبھی پھوٹ ڈلواتے ہیں۔ ان جراثیم کی مدد سے دشمن تمہاری طاقت پر چھاپہ مارنے کو بیٹھا ہے۔ پس یہ وقت آپس کے مناقشات کا نہیں ہے۔ بلکہ اتحاد و اتفاق کا وقت ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تنقید اور محاسبہ چھوڑ دو۔ تنقید بھی کرو اور محاسبہ بھی۔ لیکن حق گوئی اور فرض شناسی کے ساتھ یعنی خالصتہً اصلاح کی نیت سے

سردار عبدالرب نشتر

وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے آخری اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے اپنے اندر وہی سپرٹ اور جذبہ پیدا کرنے پر زور دیا جو

(باقی صـ۸ پر)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء

علماء کو تخریبی عناصر سے الگ ہو کر تعمیری کام کرنا چاہیئے

پنجاب مسلم لیگ کانفرنس لائل پور میں الحاج خواجہ ناظم الدین پاکستان کے وزیر اعظم نے اپنی افتتاحی تقریر میں مسلم لیگی کارکنوں سے قومی کاموں میں پورے خلوص اور یکجہتی سے حصہ لینے کی اپیل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"گروہ بندی اور فرقہ داری معمولی باتوں پر جھگڑے اور اختلافات سب بے عملی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ سرگرم عمل ہو کر آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کیجیئے۔ اور یہ نہ بھولیئے۔ کہ پاکستان کی موجودہ نسل ایک بہت بڑا تاریخی فرض سر انجام دے رہی ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آجکل کی مادی دنیا میں اسلام کی اعلیٰ قدروں کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک نادر موقعہ عطا کیا ہے۔ اگر ہم نے اپنے اس فرض کو کمال خوش اسلوبی اور پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کر دیا۔ تو پھر دنیا کی تاریخ میں ہمارا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ لیکن اگر ہم نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی برتی اور اس اہم کام کو سر انجام نہ دیا۔ جو اس زمانہ میں ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ تو پھر آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہ کریں گی۔ وقت تقاضہ کر رہا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اختلافات سے بالا ہو کر پاکستان کے استحکام و ترقی کے لئے تعمیری جد وجہد میں حصہ لے۔ اور اس اہم مشن کو کامیاب بنائے۔ جسے پورا کرنے میں مسلم لیگ معروفِ عمل ہے۔"

ایک ملک کی ابتدائی زندگی میں اس کے وزیر اعظم کی یہ نصیحت واقعی آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اور چاہیئے۔ کہ ہر پاکستانی ان الفاظ کو اپنے دل پر نہ صرف نقش کرے۔ بلکہ اس کو نہایت کار آمد چیز سمجھتے ہوئے اسے جامۂ عمل پہنانے پر مستعد ہو جائے۔ دنیا میں کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی۔ جب تک اس کے کچھ ایسے اصول نہ ہوں۔ جن کو وہ جاودانی سمجھتی ہو۔ اور جن کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے وہ ہمہ تن مصروف نہ ہو۔ خدا کے فضل سے ایسے اصول معلوم کرنے کے لئے پاکستانی قوم کو دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے پاس اللہ تعالےٰ کی کتاب اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت میں وہ جاودانی اصول موجود ہیں۔ جو اس کا مقصدِ حیات بن سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں نادر موقعہ عطا کیا ہے۔ کہ آجکل کی مادی دنیا میں ہم اسلام کی اعلیٰ قدروں کا عملی نمونہ پیش کر سکیں۔

افسوس یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو علم کتاب و سنت کا دعویٰ ہے۔ اور جو علمائے اسلام کہلاتے ہیں۔ خود کچھ ایسی ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ اس بارے میں قوم کی صحیح رہنمائی کریں الٹا قوم کو گروہ بندی اور فرقہ داری کی بھول بھلیوں میں الجھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ ان علمائے اسلام میں سے بعض نے اپنی لگام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں سونپ دی ہے۔ جو شروع ہی سے پاکستان کے دشمن تھے۔ اور جن کے تخریبی عناصر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

ہمارے ان علمائے اسلام کہلانے والوں کا یہی ذہنی انتشار اور غیر مستقل مزاجی ہے۔ جو قومی ارتقاء کی گاڑی میں بے طرح روڑے اٹکا رہی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہمارے علماء عوام کو تعمیر ملک و قوم میں سرگرم عمل رکھتے۔ انہیں ایسے فروعی اور ناکارہ مباحث میں گھسیٹ رہے ہیں۔ کہ جس سے عوام کی قوت عمل بھی بالکل شل ہوتی جا رہی ہے۔ اور انہیں محض ذہنی عیاشی کا چسکا لگا رہے ہیں۔ جس کا لازماً نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ انقلاب زمانہ نے جس خواب غفلت سے ہمیں بیدار کیا ہے۔ آخر کار پھر اس کی آغوش میں مدہوش ہو کر پڑ رہیں گے۔

جب تک ہمارے علماء اس عظیم مقصد کو نہ سمجھیں گے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے۔ اور جس کے لئے اس نے اسوہ رسول اللہ کا نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور جب تک اس عظیم مقصد کے مطابق ہمارے عوام کی زندگیاں ڈھالنے کے لئے وہ سچے جوش سے کام نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہماری قوم اقوام عالم میں کوئی قوم کہلانے کی مستحق نہیں سمجھی جا سکتی۔ اور نہ وہ دنیا کی جنگ زرگری میں اپنے اصولوں کو کامیاب کرا سکتی ہے۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ ہمارے بعض علماء نے باوجودیکہ وہ مسلم لیگ کے اصولوں کے حامی ہیں اور باوجودیکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ملک میں ایسے عناصر موجود ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کی سخت مخالفت کی تھی۔ اور ابھی تک ان کی ذہنیت میں کوئی قابل قدر تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ جو ان کی موجودہ سرگرمیوں سے اظہر من الشمس ہے۔ پھر بھی ہمارے یہ بھولے بھالے علماء ان تخریبی عناصر کی انتشار انگیز سرگرمیوں سے نہ صرف اغماض کرتے ہیں۔ اور ان کو سخت ہاتھ سے دباتے نہیں۔ بلکہ ان کی لچھے دار تقریروں اور چمکدار تحریروں سے دھوکے میں آ کر ان کی خطرناک سرگرمیوں میں دانستہ یا نادانستہ آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر احراریوں اور مودودیوں کو ہی لے لیجیئے۔ کون نہیں جانتا کہ یہ دونوں گروہ سر سے پاؤں تک پاکستان کے دشمن تھے۔ ہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی قلب ماہیت نہ ہوگی۔ دشمن رہیں گے۔ ان کی حالیہ سرگرمیاں ان کی پاکستانی زندگی کا لمحہ لمحہ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ

وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ احراریوں اور مودودیوں نے اب تک سوا تخریبی نعرہ بازی کے کوئی کام نہیں کیا۔ ہر طرح سے عوام کو بہکانا ان کا من بھاتا مشغل چلا آیا ہے۔ البتہ دونوں میں اگر فرق ہے۔ تو صرف یہ ہے۔ کہ احراری ذرا زیادہ عریاں ہو کر اور مودودیئے ذرا نفیس لباس پہن کر میدانِ تخریب میں نکلے ہوئے ہیں۔ ورنہ جو بھی ذرا غور سے دیکھے گا۔ اس کو صاف نظر آ جائے گا۔ کہ یہ دونوں ایک ہی سانپ کے دو منہ ہیں۔ مودودی اور تاج الدین انصاری عمل و خیال میں ایک ہی ہیں۔ صرف رنگ ذرا الگ الگ ہیں۔ ایک ذرا زیادہ سیاہی لئے ہوئے تو ایک ذرا چتکبرا ہے۔ دونوں نے اسلام کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ وگرنہ پاکستان میں انہی سے فتنے اٹھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ انہی کی طرف واپس ہوں گے۔

جب تک ہمارے علماء اسلام ان دونوں تخریبی گروہوں سے اپنے آپ کو الگ نہ کر لیں گے۔ جب تک وہ ان کی لچھے دار تقریروں اور چمکدار تحریروں کے فریب میں آتے رہیں گے۔ اس وقت تک نہ تو وہ اس عظیم الشان مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کے لئے پاکستان بنایا گیا ہے۔ نہ وہ صحیح معنوں میں ان قومی عزائم کو تقویت دے سکتے ہیں۔ جو ایک مسلم قوم کے شایانِ شان ہیں۔ اور نہ اس مادی دنیا میں وہ اسلامی اقدار کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ الغرض ان کا علم کتاب و سنت کسی کام نہیں آئے گا۔

مودودیئے اپنے اصول کے مطابق اپنے تئیں ایک غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں

ذیل میں ہم مودودیوں کے متعلق علمائے اسلام کے فتاوے درج کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ مودودیئے مسلمانوں سے بالکل ایک الگ امت اور الگ قوم ہیں۔ مودودیوں نے اپنی یہ الگ پوزیشن خود اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ مسلمان قوم سے صرف اس لئے ملے رہتے ہیں۔ کہ الگ امت ہونے اور مسلمانوں سے ملے رہنے کا دوہرا فائدہ اٹھاتے رہیں۔ مودودیوں کو اپنے اصول کے مطابق خود اپنے آپ کو الگ غیر مسلم اقلیت کا مقام قبول کر لینا چاہیئے۔ حکومت ان کے حقوق متعین کر دے۔ ہم ذاتی طور پر مودودیوں کے اس اصول سے متفق نہیں۔ لیکن انہیں اپنا اصول دوسروں کو منوانے کے لئے چاہیئے کہ پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھائیں۔

(۱) "خلاصہ یہ نکلا کہ لوازمات معہودہ اور شرائط داخلہ کو پورا نہ کر سکنے کی حالت میں جب کوئی مسلمان جماعت اسلامی کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ تو گویا بالفاظ دیگر وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے۔ اس لئے کہ جماعت اسلامی کے معنی مسلمانوں کی جماعت کے علاوہ اور کیا ہو سکتے ہیں"۔ (چند مسلمانانِ رام پور)

(۲) "امور مذکور والا نامہ نہایت خطرناک ہیں۔ جن سے نہ صرف افتراق بین المسلمین کا اندیشہ ہے۔ بلکہ دینِ اسلام کی بربادی کا بھی سخت خطرہ ہے۔ یہ اصول مودودی صاحب اور ان کے اتباع کے دینِ حنیف کی جڑوں پر کاری ضرب لگانے والے ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے دین اسلام کا مستقبل نہایت تاریک نظر آتا ہے۔ ....

آپ حضرات سے امیدوار ہوں۔ کہ اس فتنہ سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سکوت اور غفلت اور چشم پوشی کو روا نہ رکھیں۔ بلکہ حسب ارشاد

درختے کہ اکنوں گرفت است پائے   بہ نیروے شخصے بر آید ز جائے

پوری جد وجہد کام میں لائیں گے۔" (شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند و صدر جمعیۃ العلمائے ہند)

(۳) "بالجملہ مودودی اور اسکی تحریک سے مسلمانوں کو دور و نفور رہنا لازم ہے۔ وہ اور اس کی تحریک مسلمانوں کے حق میں سخت خطرناک ہے۔ اس کی یہ تحریک کوئی نئی تحریک نہیں ہے۔ یہ وہی پرانی خارجیت ہے۔ جو نئے نئے روپ اختیار کر چکی۔ اور نئے نئے رنگ سے ظاہر ہو چکی۔" (مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب بریلوی و مولانا سید افضل حسین صاحب مفتی دار العلوم منظر الاسلام بریلی)

(۴) "ان تمام باتوں کا ظاہر تو یہی ہے۔ کہ مسلم کو اہلسنت سے خارج کرنے والی ہیں۔ اور یقیناً تفریق بین المسلمین کی موجب اور نئے نئے فرقہ پیدا کرنے کے لئے بنیاد ہیں۔ لیکن بنظرِ تعمق نظر کیجیئے۔ تو کفر تک پہنچانے والی ہیں۔ پس ایسی صورت میں نیا فرقہ پیدا کرنے والی نہیں۔ بلکہ فرقہ مرتدین میں داخل کرنے والی ہو سکتی ہیں۔" (مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب جامع مسجد فتح پوری دہلی)

(۵) "اور یقیناً اس سے مسلمانوں میں باہم پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک جدید فرقہ کی بنیاد پڑتی ہے۔ جو حکم مسجد ضرار کا ہے۔ اسی جیسے حکم میں یہ جماعت بھی داخل ہے۔" مولانا ابو سلیم محمد حفیظ اللہ صاحب نبیرہ مولانا مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھی)

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

شذرات

علامہ اقبال اور احراری

ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نے اپنے مشہور مقالہ (Islam and Ahmadism) میں لکھا ہے کہ ترکی کا موجودہ انقلاب اتنا شاندار ہے کہ اگر امام ابن تیمیہ یا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اسے دیکھ پاتے تو ان کا دل بھی باغ باغ ہو جاتا۔

لیکن آزاد کا نظریہ یہ ہے۔

"ترکی نے جس طرح رجعت قہقری کی ہے۔ اور اپنی درخشندہ قومی روایات کے عظیم الشان سرمایہ کو مغربی سامراجوں کی بھینٹ چڑھا کر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے ان کا سیاسی و اعتقادی ملازم اور بندۂ بے دام بنا لیا ہے اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو بہت ملول اور مایوس کر دیا ہے"

(آزاد ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

"آزاد" بتائے کہ نظریات میں یہ باہمی اختلاف کیوں ہے؟؟

اصول و عقیدہ سے آزاد پارٹی

شیخ حسام الدین صاحب نے لکھا ہے۔

"ہماری جماعت ایک منظم جماعت ہے ہم کو سمجھنے کے لئے ہمارے مقاصد کو سمجھنے کے لئے ہماری تاریخ دیکھو۔ جو شخص بھی ملک و ملت کو سرخرو و سربلند دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ ضرور ہمارا ساتھ دے گا۔ اور کسی جماعت کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ بلکہ اگر دیانت ابھی رخصت نہیں ہوئی۔ تو ہر ہوشمند ہمارا ساتھ دینے پر مجبور ہو گا"۔

(آزاد ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں:۔

"مجلس احرار دنیا بھر میں سب سے پہلی مجلس ہے جس کا کوئی اصول و عقیدہ نہیں"۔ (زمیندار ۲۱ جولائی ۱۹۴۱ء)

نیز لکھتے ہیں:۔

"ہمارے خون کا قطرہ قطرہ مجلس احرار اسلام اور اس کے زعماء کی بے دردی اور لاپروائی کی داستان ہے"۔ (زمیندار ۲۱ جولائی ۱۹۴۲ء)

شیخ حسام الدین صاحب نے احرار جیسی بے اصول و بے عقیدہ مجلس کو قوم کی سربلندی کا موجب قرار دے کر ملک و ملت کی توہین کی ہے۔ اور مسلمانوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کی ہے

جس غدار ٹولی کے ہاتھوں ملت اسلامیہ ربع صدی سے مصائب کا نشانہ بنتی آرہی ہے۔ جس کا وجود ننگ انسانیت اور ننگ اسلام ہے۔ اور جو آج بھی بھارت کے اشاروں پر رقص کر رہی ہے۔ اس کا نام لیتے ہوئے احراریوں کو کچھ تو شرم آنی چاہیئے

تعصب کا بھوت

ہماری پاکستانی ٹیم نے لکھنؤ میچ میں ہندوستان کے مقابلہ پر جو شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نے ہندو پاکستان کے عوامی تعلقات پر ایک خوشگوار اثر ڈالا ہے۔

لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اس کامیابی نے بھارت کے بعض انتہا پسند عناصر کے سر پر تعصب کا بھوت مسلط کر دیا ہے۔ اور ٹیم کا وجود ہی ناقابل برداشت ہو رہا ہے۔

چنانچہ اخبارات میں یہ خبر آچکی ہے کہ چند دن ہوئے ہندو مہاسبھا کے لیڈر ڈاکٹر کھارے نے اعلان کیا کہ وہ ناگپور میں ہونے والے میچ پر پکٹنگ کریں گے۔ اور حکومت سے احتجاج کریں گے کہ اس نے پاکستانی ٹیم کو ہمارے دیش میں آنے کا پرمٹ کیوں دیا؟

ہمیں خوشی ہے کہ بھارت نے ڈاکٹر کھارے کو گرفتار کر کے ایک فتنہ کا منہ بند کر دیا ہے۔ مگر ظاہر ہے جب دنیا کے ایک ایک چپہ پر بشمار "کھارے" موجود ہوں وہاں صرف ایک گرفتاری سے کیا بن سکتا ہے؟

اس وقت کی سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ تعصب کا بھوت جس کونے سے بھی سر نکالے اسے پوری قوت سے کچل دیا جائے نسلی قومی اور ملکی عصبیتیں دفن کر دی جائیں۔ اور دنیا کے تمام سیاسی مذہبی اور اقتصادی مسائل کا حل تلاش کرتے وقت وسعت حوصلہ اور اخلاق کے عالمگیر اصولوں کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔

مسلمان کی بے بسی

عرب لیگ نے پچھلے دنوں جرمنی سے پُر زور احتجاج کیا تھا۔ کہ اگر وہ اسرائیل کی نام نہاد حکومت کو تاوان جنگ ادا کرے گا۔ تو عرب ممالک تعلقات منقطع کر لیں گے

تازہ اطلاع آئی ہے کہ جرمنی نے عرب لیگ کی آواز کو درخور اعتنا نہ سمجھتے ہوئے تاوان کی ادائیگی کا آخری فیصلہ کر دیا ہے۔

مسلمان کی بے بسی کا اس سے دردناک نظارہ اور کیا ہو گا۔ کہ کبھی وہ وقت تھا کہ اس کے ایک لفظ سے دنیا کی حکومتوں پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ اور آج یہ ساعت آن پہونچی ہے۔ کہ اس کی اجتماعی آوازوں کی طرف چھوٹے چھوٹے ملک بھی کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مسلمان اگر قومی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتا ہے تو اس کی یہ صورت نہیں کہ وہ مغرب کی تقلید کریں۔ بلکہ اصل طریق صرف یہ ہے۔ کہ وہ ایمان اور اتحاد کی برہنہ شمشیروں کو ہاتھ میں لے کر اٹھیں۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے قیام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔

اختلاف برائے اختلاف

پاکستان چونکہ نیا نیا معرض وجود میں آیا ہے اس لئے آزادی کے سطحی تصورات تو تقریباً ہر ذہن میں موجود ہیں۔ مگر اس کے عملی تقاضے ہمیں کیا دعوت دیتے ہیں۔ اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔

مثلاً روس اور چند دوسرے ممالک کے علاوہ باقی تمام متمدن دنیا میں حزب اختلاف کا ملکی ترقیات اور رفاہ عام کے کاموں میں کافی دخل ہوتا ہے۔ اور اس کی تعمیری تنقید کا گرمجوشی سے استقبال کیا جاتا ہے۔

مگر ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ عجیب صورت حال ہے کہ ملک کا ایک عنصر تو ایسا پیدا ہو چکا ہے۔ جو "حزب اختلاف" کے سائن بورڈ لگا کر ہماری صفوں میں انتشار اور بد امنی پھیلا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ملک کی اکثر اپوزیشن پارٹیوں نے اختلاف برائے اختلاف کی پالیسی پر عمل کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے۔

کیا ہی اچھا ہو کہ ہماری اپوزیشن پارٹیاں اگر دیانتداری سے سمجھتی ہیں کہ حزب اختلاف ہونے کی حیثیت سے ہی ملک و قوم کی صحیح خدمت سر انجام دے سکتی ہیں۔ تو ایسے فتنہ پرداز عناصر کی پوری سرکوبی پر کمربستہ ہو جائیں۔ جو "حزب اختلاف" کا نام رکھ کر خود انہیں کو عوام کی نگاہ میں مشکوک بنا رہے ہیں۔

اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ یہ نقطہ نگاہ بدل لیں کہ برسر اقتدار پارٹی کو مستعد اور چوکس رکھنے کے لئے صرف یہی طریق کارگر ہو سکتا ہے کہ عوام کے جذبات سے کھیلا جائے۔ اور حکومت کے ہر کام ہر سکیم اور پروگرام پر تنقیدی نشتر چلائے جائیں

ناموس رسالت کے علمبردار احراری ہیں قائد اعظم نہیں

"آزاد" نے مطالبہ کیا ہے کہ:۔

"مرزائی تمام علمائے کرام کے متفقہ فتوے کے مطابق مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے مرزائیوں کو فوراً مسلم لیگ سے خارج کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں"۔ (۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

پھر لکھتا ہے:۔

"انہیں یہ بات ہرگز ہرگز نہ بھولنی چاہیئے کہ سوال ناموس محمدؐ کا ہے۔ کرسیوں اور وزارتوں کا نہیں۔ جسے مسلمان نظر انداز کر دیں"۔ (۱۵ اکتوبر ۵۲ء)

احباب جانتے ہیں کہ ۱۹۴۴ء میں ایک مسلم لیگی اجلاس میں جب اسی قسم کا ریزولیوشن مولوی عبد الحامد بدایونی نے پیش کرنا چاہا۔ تو حضرت قائداعظم نے اس پر بحث کرنے کی اجازت تک نہ دی۔ اس پر احراری بوکھلا اٹھے۔ اور انہوں نے نہایت کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ:۔

"جب یہ قرارداد پیش ہوئی تو مسٹر جناح نے اس پر بحث کی اجازت نہ دی بھلا لیگی نقار خانے میں مذہبی باتیں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں۔ وہاں تو ہر بات مسٹر جناح کے رحم پر ہے۔

لیگی اخبار زمیندار لاہور نے ہلکا سا اس ڈکٹیٹر شپ کے خلاف احتجاج کیا۔ پروفیسر دلدار احمد صاحب نے اخباروں میں پروٹسٹ کیا۔ خدا رسول کی دہائی دی۔ مگر ان کی بھی نہ سنی گئی۔

کئی صاحب درد مسلمانوں نے بھی اخبارات میں نوٹ لکھے۔ مگر لیگی طوفان میں غریب ناخداؤں کی کیا پیش جاتی ہے اس قرارداد کے فیل کرنے کے بعد لیگی ممبروں اور عہدہ داروں کو کھلی چھٹی تھی کہ وہ مرزائیت نوازی کا ثبوت دیں۔ ہمیں تو اعتراض ہے کہ مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت جو اپنے آپ کو کہہ رہی ہے۔ اس کو رسول کا پاس ہے یا نہیں یا صرف خدا رسول کے نام کا نعرہ مار کر ہی ووٹ حاصل کرنا ہے اور احرار کی آواز کو بے اثر بنانا ہے خواہ وہ رسول کی ہی آواز ہو"۔

(مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی صفحہ ۱۲-۱۶)

گویا ناموس رسالت کے علمبردار گاندھی کے قدموں پر سجدہ ریز ہونے والے اور اسے نبی تسلیم کرنے والے احراری تو ہیں مگر قائد اعظم نہیں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

وفاتِ مسیح علیہ السلام کا انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت

(از نصیر احمد صاحب ناصر جامعۃ المبشرین ربوہ)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کے غلط عقائد کی اصلاح اور اسلام کو از سر نو زندہ و غالب کرنے کے لئے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ان میں سے ایک بہت بڑی خدمت مسلمانوں اور عیسائیوں کے اس غلط عقیدہ کی تہ و بالا کی تھی کہ "مسیح علیہ السلام خارق عادت طور پر بجسدہ العنصری ایک لمبے عرصہ سے آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں انہوں نے اقوام عالم کی اصلاح کیلئے دوبارہ آسمان سے نازل ہونا ہے۔

عقیدہ حیاتِ مسیح کے خطرناک نتائج

اس خطرناک عقیدہ کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف خدا تعالےٰ کے ازلی و ابدی حی و قیوم ہونے پر حرف آتا تھا وہاں دوسری طرف اس عقیدہ کے ماننے والے خود اپنے ہی مسلمات کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور کسرِ شان کے مرتکب ہو رہے تھے۔ عیسائیوں نے اس کارگر حربہ سے فائدہ اٹھا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کی بے جا فضیلت ثابت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی بلکہ اس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمان دینِ فطرت یعنی اسلام کو چھوڑ کر حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے۔ اور ان کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سے تر رہنے والی زبانیں آپ کے خلاف آلۂ دشنام بن گئیں۔ چنانچہ مشہور عیسائی مصنف "المسیح فی الاسلام" کے صـ۲۴ پر لکھتا ہے۔

"دیکھو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم ناقل) اور مسیح میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ مسیح کیلئے انجیل اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ آخرت میں وجیہہ ہے اور خدا نے اسے اپنے پاس اٹھا لیا ہے اور یہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح اب آسمان میں زندہ ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مسیح کو محمد پر اس امر میں بلند پایہ قرار دیتا ہے۔"

عیسائیت کی شکست کا واحد طریق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم و عدل کے بلند منصب پر فائز تھے۔ آپ نے مسلمانوں پر اس غلط عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے پورے یقین اور وثوق سے عیسائیت کی شکست کیلئے یہ اعلان فرمایا کہ مسیح ابن مریم کا مردوں میں شامل کرنا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو کچھ ضرورت نہیں کہ تم عیسائیوں سے لمبے لمبے جھگڑے کرو۔ اپنے اوقات عزیزہ کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے اس دن سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔"

(ازالہ اوہام صـ۲۸۱)

مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف سے ردِّ عمل

آپ نے جب یہ اعلان کیا تو عیسائیوں نے اپنے خدا کو مردہ پا کر اور مسلمانوں نے اس خیال کو اپنے مفروضہ عقائد کے خلاف دیکھ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انتہائی مخالفت کی۔ اس معاملہ میں عیسائیوں اور غلطی خوردہ مسلمانوں کا آپ کے مقابلہ میں متحدہ محاذ تھا۔ اس اعلان کی بنا پر علماء نے آپ اور آپ کی جماعت پر کفر کے فتوے لگائے اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر آپ کے قتل کے فتوے صادر کئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو فتوئی تکفیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تیار کیا اور جس پر بہت سے علماء کے دستخط تھے۔ اس میں اس عقیدہ کو نمایاں طور پر درج کیا۔ پھر اسی طرح قاضی عبید اللہ صاحب مدراسی نے ۱۸۹۲ء میں "فتوے در تکفیر منکر عروج جسمی و نزول عیسےٰ علیہ السلام" میں لکھا کہ:۔

"سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ زمین میں دفن ہو چکے ہیں اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا ایک لغو خیال ہے۔ جواب ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل و عدم جنون بے شک کافر ہے۔ مرتد و زندیق ہے اور جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی مرتد ہے۔ کیونکہ عیسےٰ علیہ السلام کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور وہاں زندہ رہنا۔ پھر اخیر زمانہ میں اترنا ان امور میں سے ہے جس پر ایمان لانا واجب اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے۔"

غرض دینوں اور بے گانوں نے اس صداقت کو مٹانے کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔

ایک زبردست پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف تصانیف میں دلائل و براہین سے وفات مسیح کو ثابت کر کے دکھا دیا۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے پاس اس حقیقت سے انکار کی کوئی حجت و دلیل موجود نہ تھی۔ اس کے باوجود عیسائیوں اور غلطی خوردہ مسلمانوں نے حیات مسیح کے اثبات کے لئے ہزاروں جتن کئے۔ لیکن نور صداقت کو مدھم کرنے کے لئے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء کی عجیب شان ہے۔ وہ قوم کی مخالفت کے باوجود حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ آپ نے ان تمام مخالفتوں کو بالائے طاق رکھ کر نہایت تحدی سے یہ اعلان کیا:۔

"مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسےٰ بن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہیگی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسےٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہوں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صـ۶۵)

ان مندرجہ بالا عبارات سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

اول ایک وقت تک مسلمان اور عیسائی اس جھوٹے عقیدہ پر یقین کامل رکھیں گے۔

دوئم۔ جب انہیں کوئی مسیح آسمان سے آتا دکھائی نہ دے گا تو وہ اس غلط عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

سوئم۔ تین صدیوں کے اندر اندر مسلمان اور عیسائی اس عقیدہ سے بکلی ...... بدظن اور نا امید ہو جائیں گے۔

چہارم۔ جب مسیح کا مردوں میں شمار ہونا ثابت ہو جائے گا تو اسی وقت عیسائی مذہب کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پیشگوئی کا عظیم الشان ظہور

آپ نے جب یہ حقیقت دنیا کے سامنے پیش کی اور مسلمانوں پر اچھی طرح واضح کر دیا کہ یہ عقیدہ نہ صرف انہیں مشرکین کے زمرہ میں شامل کر رہا ہے بلکہ اس عقیدہ کی وجہ سے لاکھوں مسلمان بھی اسلام سے برگشتہ ہو چکے ہیں۔ تو علماء کے ایک کثیر طبقہ نے عوام کے جذبات کو بھڑکایا اور گلے پھاڑ پھاڑ کر نہ صرف اس حقیقت سے انکار ہی کیا۔ بلکہ آپ کے خلاف کفر کے فتوے صادر کئے بلکہ اس عقیدہ کے ماننے والوں کو اسلام کا دشمن دائرہ اسلام سے خارج مرتد اور واجب القتل تک بھی قرار دیدیا۔ لیکن سچائی بہر حال غالب آنے والی ایسی زبردست طاقت ہے جو ظلم و ستم کی تاریک راتوں میں برق خاطف کی طرح چمک کر اپنے وجود کی خبر دیئے بغیر نہیں رہ سکتی نتیجہ اس کا یہ ہے کہ جب مسلمانوں پر اس غلط عقیدہ کی حقیقت اور نقصانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ اور ان کی آنکھیں آسمان کی طرف ٹکٹکی لگاتے لگاتے پتھرا گئیں۔ تو خدا تعالےٰ کے سچے مسیح کی بات کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا۔ اور وہی مخالف جو اس سے پہلے مسیح کی آمد ثانی کے منتظر تھے اور انہیں عقیدہ حیاتِ مسیح اور اس کی بعثت ثانیہ کے متعلق یقین کامل تھا۔ ان کی یہ امیدیں اور یقین ناامیدی اور بدظنی میں تبدیل ہونے لگا۔ آج مسلمانوں کا ایک کثیر طبقہ یہ کہہ کر کہ حیات و وفات کا مسئلہ ضروریات دین سے خارج ہے اس کے اقرار اور انکار سے کوئی شخص کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اپنے دل کو تسلی دے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مخالفین کے قلوب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہو چکے ہیں اور ان کا ضمیر انہیں یہی مشورہ دے رہا ہے کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا فرمان بجا اور درست تھا۔

عقیدہ حیاتِ مسیح بنیادی عقیدہ نہیں

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کس طرح علماء اس عقیدہ کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دے رہے تھے۔ لیکن آج حالات نے انہیں یہاں تک مجبور کر دیا ہے کہ یا تو وہ کھلے الفاظ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اقرار کریں اور یا پھر انہیں یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ حیات و وفات کا مسئلہ بنیادی و اسلامی مسئلہ نہیں بہر حال دونوں صورتوں میں کامیابی اور فتح کا سہرا کاسر صلیب اور نائب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سر ہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج معتقدین حیات مسیح اپنے مفروضہ عقائد سے تائب ہو کر آسمان سے نازل ہونے والے مسیح سے قطعی مایوس اور نا امید ہو چکے ہیں۔ کسی صداقت کو من و عن تسلیم کرنا اور پھر اس کا اعلان کرنا یہ صرف انبیاء علیہم السلام اور ان کی مقدس جماعتوں کا ہی شیوہ ہوا ہے جو مشکلات و مصائب اور ناموافق حالات کے باوجود نعرہ حق سے باز نہیں رہتے اکثر علماء ایسے ہیں کہ وہ در پردہ اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن قوم کا دباؤ انہیں حق کے واضح اعلان سے روک رہا ہے۔ (باقی)

ایک درویش کا بچہ عدم پتہ ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

سعید احمد پسر مرزا احمدؐ رمضان صاحب درویش سکنہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ عرصہ قریباً دو ماہ سے عدم پتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت پریشان ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے یا اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون کریں۔ (مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

اعلان دفتر آبادی ربوہ

ربوہ میں چند قطعات دو دو کنال کے رقبہ کے چھوٹی صنعتوں (Light Industries) کے لئے موجود ہیں۔ یہ قطعات ان احباب کو مقاطعہ پر دیئے جا سکتے ہیں جو ہلکی قسم کی انڈسٹری کا تجربہ رکھتے ہوں۔ نیز مناسب سرمایہ لگانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ ایسے احباب اپنی درخواستیں معہ مکمل کوائف یعنی یہ تفاصیل درج ہوں کہ کس قسم کی صنعت کا تجربہ ہے۔ کتنا سرمایہ لگا سکتے ہیں۔ اور کتنے عرصہ کے اندر کارخانہ لگا کر کام شروع کریں گے۔ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ امیر جماعت کی تصدیق سے خود دفتر ہذا کو بھجوا دیں قیمت اور دیگر تفاصیل کے لئے خط و کتابت کریں۔ (سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

تبلیغی پاکٹ بک کا نیا ایڈیشن

"تبلیغی پاکٹ بک" کا پانچواں ایڈیشن جو ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا تھا۔ عرصہ سے نایاب ہے۔ اب اس کا چھٹا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ تک چھپ کر شائع ہو جائے گا۔

اس لئے تمام علماء سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ان کے علم میں اگر کوئی ایسے اعتراضات یا مسائل ہوں۔ جن کا پاکٹ بک میں شائع کیا جانا ضروری ہو۔ یا نئے حوالجات ہوں۔ تو براہ کرم جلد سے جلد خاکسار کو ان سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو اس ایڈیشن میں مدنظر رکھا جائے۔ اس ضمن میں اگر کوئی اور مفید مشورہ ہو۔ تو احباب اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ (ملک عبد الرحمٰن خادم پلیڈر گجرات)

تبلیغی رپورٹ فارم چھپ گئے ہیں

جن جماعتوں نے تبلیغی رپورٹ فارم طلب کئے تھے۔ انہیں بذریعہ ڈاک بھجوائے جا رہے ہیں۔ دوسری جماعتیں جن کے پاس رپورٹ فارم نہیں اور اس وجہ سے وہ رپورٹیں نہیں بھیج رہیں۔ مہربانی کر کے جلد از جلد نظارت ہذا سے مذکورہ رپورٹ فارم منگوا لیں۔ اور اپنی جماعت کی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھیجیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل

کا خاص نمبر شائع ہوگا

سلسلہ کے اہل قلم احباب سے درخواست

حسب سابق اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد اسکی قومی و ملی خدمات، اور مخالفین کیطرف سے جھوٹے پروپیگنڈا کے جواب میں مبسوط مضامین شائع کئے جائینگے (انشاء اللہ) سلسلے کے اہل قلم بزرگوں اور احباب سے استدعا ہے۔ کہ وہ الفضل کی اعانت کرتے ہوئے اس نمبر کیلئے مضامین تحریر فرمائیں جملہ مضامین ۳۰ نومبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں:۔ (ادارہ)

مشتہرین جلسہ سالانہ نمبر میں اپنے اشتہارات کیلئے ابھی سے جگہ ریزرو کرالیں ورنہ عدم گنجائش کے سبب جگہ نہ مل سکے گی۔

(منیجر اشتہارات)

”سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے جائینگے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں بھی شائع کر دیئے جائیں گے۔ اسی طرح بیرونی ممالک کی جماعتوں کے۔ کہ جن کا چندہ جلسہ سالانہ تک سو فی صدی داخل ہو جائے گا۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں پیش کر کے جنوری ۱۹۵۳ء میں انشاء اللہ تعالیٰ شائع کر دیئے جائیں گے۔ پس پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتیں تحریک جدید کے اپنے وعدے اس قلیل ترین عرصہ میں سو فی صدی پورے کرنے کی انتہائی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

۳۰ نومبر تک وعدے سو فیصدی پورا کرنے والی جماعتوں کے نام دعا کیلئے پیش کئے جائیں گے

ہر جماعت اور اُس کا ہر فرد اپنا وعدہ پورا کرے

ایسی جماعتوں کے نام شائع کر دیئے جائیں گے (انشاء اللہ)

(۱) فرمایا ۔ ”یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی اُن نیکیوں میں سے ہے۔ کہ جو لوگ اخلاص سے براہ خدا اس میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اسلئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو متواتر حصہ لیتے چلے جائیں گے۔ وہ وہ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس کشف کو پورا کرنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھایا تھا جس میں پانچ ہزار فوج کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پس مبارک ہیں۔ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اُن پانچ ہزار سپاہیوں کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔“

(۲) ”یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز اول سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔ اُن پانچ ہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں انقلاب پیدا کریں گی۔ آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی۔ اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہونگے ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔“

(۳) ”ہمارا کام صرف اتنا ہے۔ کہ اخلاص سے محبت سے۔ انابت سے اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اللہ کی طرف تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں۔ ہم اُس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔“

(۴) ”اصل بات یہ ہے۔ کہ قربانی کرنا مشکل نہیں۔ ایمان لانا مشکل ہے۔ جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے۔ اُس کیلئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔“

(۵) ”اب وقت تمہارے لئے بہت نازک ہے۔ اس لئے بہت احتیاط کرو۔ اب تم ایسے مقام پر ہو۔ کہ اس سے پیچھے قدم ہٹانا ہلاکت کا موجب ہوگا۔ پس ”خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ“ کہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ یہاں تک کہ موت تم کو خدا تعالیٰ کی گود میں ڈال دے۔“

(۶) ”یاد رہے۔ کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا۔ مومن ایک ہی بات جانتا ہے۔ کہ وہ خدا کی راہ میں اپنی جان و مال خرچ کر کے اس دنیا سے گذر جائے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق اختیار کرنا ہوگا۔“

(۷) ”مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے غیر مومن جو کہتا ہے۔ ضروری نہیں اسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے۔ اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فی صدی پورا کرتا ہے۔“

کیا آپ اپنا وعدہ اس سال کا سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ اس لئے کہ نومبر وعدوں کے سو فی صدی پورا کرنے کا آخری مہینہ گذر رہا ہے۔ اگر نہیں تو فوری توجہ کریں۔

(۸) ”یاد رکھو۔ یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی کوئی انسان زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں۔“

(۹) ”یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائینگی ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔“

(۱۰) ”یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئیگا جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔“

(۱۱) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے یہ ارشادات ہر جماعت کے عہدہ دار کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں کے وعدے بحیثیت جماعت سو فی صدی مرکز ربوہ میں ۳۰ نومبر تک داخل ہو جائیں گے۔ اُن کے نام دسمبر کے پہلے عشرہ میں

مودودیت اپنے اصول کے مطابق اپنے تئیں ایک غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلے (بقیہ صفحہ ۳)

(۶) " ان میں سے اکثر و بیشتر باتیں خوارج و معتزلہ کے مسلک سے ملتی جلتی ہیں۔ لہٰذا اس طرح کی تبلیغ بجائے ہدایت کے ضلالت ہے۔ اس طرح کے امور کی دعوت و تبلیغ پر مسلمانوں کو لبیک کہنا درست نہیں .... بعض امور مفاسد و مفید کو مقتضی اور بعض عقائد باطلہ خلاف اہلسنت والجماعت اور صریحًا ضلالت ہیں۔"

(مولانا مفتی عبد القادر صاحب (مولانا مفتی محمدؐ عتیق صاحب)

(۷) " مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا انداز تحریر و تقریر کچھ ایسا ہی ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ ارباب جماعت اسلامی کے نزدیک باستثنائے قلیل دوسرے مسلمان عمومًا مسلمان نہیں رہے۔ بلکہ وہ مشرک قرار پا جاتے ہیں۔ .... پس ایسی جماعت جو کسی مباح اور امر مستحسن کو شرک کہے۔ اور مسلمانوں کو مشرک قرار دے۔ وہ اہلسنت والجماعت سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک بالکل نیا بدعتی فرقہ ہے۔ اس کا اندازہ تبلیغ غلط اور گمراہ کن ہے۔ اور تفریق بین المسلمین کا باعث ہے۔ .... اس جماعت میں جو لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے جو شخص واقعی طور پر متاثر ہو جائے گا۔ وہ وہابی ـ غیر مقلد۔ مائل بخروج۔ مائل باعتزال ہوگا۔ اس جماعت کے طرز فکر سے جمہور کی رائے کے مطابق مجھے اختلاف ہی نہیں۔ بلکہ مخالفت ہے۔"

(مولوی حامد علی خاں صاحب مفسر مدرسہ عالیہ رامپور معہ دیگر علمائے کرام رامپور)

(۸) " اس جماعت کی کتابیں عوام کو نہ پڑھنی چاہئیں۔ اور نہ اس جماعت میں داخل ہونا چاہیئے۔ .... اس لئے مسلمانوں کو اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔" (محمدؐ اعزاز علی امروہی۔ المؤید فخر الحسن مدرس دار العلوم دیوبند)

(۹) " وہ کسی معتبر اور معتمد علیہ عالم کے شاگرد اور فیض یافتہ نہیں ہیں۔ .... اس لئے مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔ اور ان سے میل جول ربط و اتحاد نہ رکھنا چاہیئے۔ (مولانا کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم دہلی)

(۱۰) ان کی زبانِ طعن سے بڑے سے بڑا بھی نہیں بچا۔ حضرت عثمانؓ سے لے کر اس وقت تک جتنے بڑے بڑے اکابر اسلام ہوئے ہیں۔ سب کو موردِ الزام ٹھیرایا ہے۔ اس لئے افادیت کا پہلو بہت کمزور ہے۔ عقائد کے سلسلہ میں کسی جگہ خارجیت کی روح ٹپکتی ہے۔ کسی جگہ اعتزال رونما ہے۔ .... ان کا مسلک اہل سنت کے مسلک کے خلاف ہے۔ مسلمانوں پر کفر کا الزام گو پچاس وقت کی نمازیں پڑھیں۔ مگر دنیا اور آخرت میں نجات مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ .... مسلمانوں کو اس تحریک میں ہرگز شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کے لئے زہر قاتل ہے۔ لوگوں کو اس میں شریک ہونے سے روکنا چاہیئے۔ ورنہ گمراہ ہوں گے۔ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ شرعًا اس تحریک میں حصہ لینا ہرگز جائز نہیں اس جماعت کے مقصد کی نشر و اشاعت جو شخص کرتا ہے۔ وہ بجائے فائدہ کے گناہ کا کام کرتا ہے۔ .... اگر کوئی مسجد کا امام مودودی صاحب کا ہمخیال ہو۔ تو ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔" (سید شفیق الرحمٰن صاحب سرائے قلندر بخش عالی کلاں سہارنپور)

صنعت اور تجارت کے متعلق مفید اطلاعات

پٹ سن کے تین کارخانے زیر تعمیر ہیں۔ جن میں سے ایک کارخانہ نے گذشتہ سال سے کام شروع کر دیا ہے۔ بقیہ دو کارخانوں کے آئندہ سال کے آخر تک مکمل ہو جانے کے بعد پاکستان میں پٹ سن کا ۱۵۰۰۰ ٹن سامان سالانہ تیار ہونے لگے گا۔

جاپان سے صابون بنانے کی جدید مشینری درآمد کی جا رہی ہے۔

کراچی اور ڈھاکہ کے لئے ٹیلیفون کے توسیعی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مغربی جرمنی کی ایک فرم سے ۹۰۰۰ ٹیلیفون کا ساز و سامان حاصل کیا گیا ہے۔

وزارت تجارت نے برآمد کا عام کھلا لائسنس ۷ شائع کر دیا ہے۔ اس لائسنس سے عام کھلا لائسنس ۵ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۲ء منسوخ ہو گیا ہے۔

ٹیرف کمشن نے بجلی کے بلب بنانے کی دیسی صنعت کے مطالبہ تحفظ کی مکمل تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ تحقیقات جلد ہی ہوگی۔

اگر پٹ سن کے برآمد کنندہ نے کسی بھی برآمدی لائسنس پر مہاجر ٹیکس کی انتہائی رقم ادا کر دی ہے۔ تو اس کو آئندہ چھ ماہ کی مدت میں جاری کئے ہوئے کسی بھی لائسنس پر مزید ٹیکس نہ دینا ہوگا۔

پاکستان نے ستمبر ۱۹۵۲ء میں بحری راستہ سے نجی حساب پر ۹ کروڑ ۲۷ لاکھ روپے کا سامان درآمد اور ۴ کروڑ ۷۹ لاکھ روپے کا سامان برآمد کیا۔ اس طرح درآمد کی قیمت برآمد کے مقابلہ میں ۴ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے زیادہ رہی۔

حال میں ترکی سے ایک جہاز ۹۰۰۰ ٹن گیہوں لے کر کراچی پہنچ گیا۔

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۳ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں: ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

(۱) حیدرآباد سندھ

سیکرٹری تعلیم و تربیت - ماسٹر خدا بخش صاحب

(۲) ملتان شہر

محاسب - بابو محمدؐ سعید صاحب پنشنر

(۳) دیہہ وگن

تعلقہ نوشہرہ۔ فیروزپور ضلع نواب شاہ

پریذیڈنٹ - چودھری احمد خان صاحب
سیکرٹری مال - چودھری محمدؐ شفیع صاحب
سیکرٹری تبلیغ - چودھری عطاء محمدؐ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت " " "

(۴) کنڈیارہ ضلع نواب شاہ سندھ

سیکرٹری تبلیغ۔ ماسٹر محمدؐ بریل صاحب چمن بازار
سیکرٹری تعلیم و تربیت - محمدؐ اسمٰعیل صاحب "

(۵) رسالپور

امین - کیپٹن صاحب دین صاحب ار۔ پی۔ اے رسالپور
سیکرٹری تبلیغ - مرزا برکت علی صاحب نوشہرہ چھاؤنی

(۶) اوا چک ۴۳۰ ج ب

براستہ گوجرہ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ - چوہدری احمد دین صاحب۔
سیکرٹری مال - چوہدری نبی بخش صاحب
سیکرٹری تبلیغ - چوہدری قائم الدین صاحب کاما کونہا

(۷) ڈھپئی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ - چودھری فیروز دین صاحب
امین - " " "
سیکرٹری مال - چودھری غلام رسول صاحب

(۸) نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ - شیخ عبد الغنی صاحب
سیکرٹری وصایا۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب پنشنر (صحابی)
سیکرٹری مال - قریشی غلام محی الدین صاحب
سیکرٹری امور عامہ - شیخ میر محمدؐ صاحب
سیکرٹری تبلیغ - شیخ عبد الغنی صاحب۔

(۹) بھوڑ چک ۱۸ ڈاکخانہ خاص

براستہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ - چودھری کریم بخش صاحب

چک ۹ شمالی پنیار

ڈاکخانہ خاص براستہ بھلوال۔ ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ - چوہدری جہان خان صاحب
سیکرٹری مال - چوہدری عبد المجید صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت - چوہدری عطاء اللہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ - مولوی مہر الدین صاحب

کوٹ عبد اللہ شاہ فارم

نبی سر روڈ سندھ

پریذیڈنٹ - مرزا صالح علی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت - حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب
سیکرٹری امور عامہ - منشی محمدؐ عبد اللہ صاحب
سیکرٹری بیت المال - محمدؐ علی صاحب
سیکرٹری تبلیغ و امام الصلوٰۃ - میاں عزیز دین صاحب

کراچی

سیکرٹری امور عامہ - چودھری محمدؐ حسین صاحب
حلقہ مارٹن روڈ کراچی -

ولادت

(۱) مورخہ ۲ نومبر ۵۲ء بروز اتوار بوقت چار بجے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو چوتھا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام ظفر اللہ خان تجویز کیا گیا ہے۔ احباب اس بچہ اور اس کے سابقہ تین بھائیوں کی درازیٔ عمر کے لئے نیز صالح اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

عبد الرحمٰن مبشر عفی عنہ ڈیرہ غازی خاں بلاک ۶

درخواست دعا:- قاضی حبیب الدین احمد صاحب عرصہ تین ماہ سے لنڈن لائبریرین کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے گئے ہوئے ہیں ان کی کامیابی کیلئے اور مراجعت بخیر کیلئے دعا فرمائیں۔

محترم بھائی قاضی صاحب کی اہلیہ صاحبہ اول بوجہ بخار کوئٹہ میں بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

قاضی رشید الدین واقف زندگی

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغِ اسلام کا جہاد ہر مومن پہ فرض ہے

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرما دیجئے۔ (پتے خوشخط ہوں) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

کاروائی پنجاب مسلم لیگ کانفرنس لائل پور

بقیہ صفحہ (۲)

قائداعظم نے قوم میں پیدا کی اور اس طرح دنیا کی تاریخ بدل کر رکھدی۔ آپ نے کہا آج پانچ سال گذرنے پر بھی مسئلہ کشمیر جوں کا توں ہے۔ دریاؤں کے پانی کا مسئلہ اسی طرح لٹک رہا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اور کئی حل طلب مسائل ہیں۔ جو آج تک طے نہیں ہو سکے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ وہ قوم جس نے سات سال کے عرصہ میں ہندوؤں کی زبردست اکثریت اور برطانوی سامراج کی مضبوط طاقتوں کو نیچا دکھا کر پاکستان جیسی مملکت قائم کی۔ آج پانچ سال گذرنے پر بھی اتنی بے بس ہو چکی ہے کہ وہ مسائل جو زندگی اور موت کا درجہ رکھتے ہیں تا حال حل نہیں ہو سکے ہیں۔ آپ نے کہا اس کی صرف اور صرف ایک وجہ ہے کہ ہم میں وہ پہلی سی سپرٹ اور جذبہ نہیں رہا۔ یہ سپرٹ اور یہ جذبہ قائداعظم کا پیدا کردہ تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ جذبہ مردہ ہو چکا ہے۔ جذبہ قوم میں موجود ہے لیکن بیدار حالت میں نہیں ہے صرف اسے جگانے کی ضرورت ہے دیر ہے تو صرف مضراب لگانے کی ورنہ تار نغمات سے معمور ہیں کشمیر کی طرف عود کرتے ہوئے آپ نے پر جوش انداز میں کہا۔ کشمیر تمہارا ہے۔ کوئی طاقت تمہیں اس سے ہمیشہ کے لئے محروم نہیں کر سکتی۔ لیکن کشمیر لینے کے لئے پہلے اس کے اہل تو بنو۔ اہلیت پیدا کرنے کے لئے اسی سپرٹ اسی اتفاق اور اسی یکجہتی و یگانگت کی ضرورت ہے جو قائداعظم نے تم میں پیدا کیا تھا۔ اور جسے تم آج بھلا بیٹھے ہو۔ جس دن تم پھر اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ اسی دن کشمیر کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ اور نہروں کے پانی کا مسئلہ بھی۔ لیکن اس صورت حال کا دارومدار صرف ایک بات پر ہے۔ یعنی ہماری قوت پر اور طاقتور ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ ہم میں اتحاد اور اتفاق ہو۔ آپ نے مخالف جماعتوں اور ملت میں پھوٹ ڈالنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا پہلے متحد ہو کر اس دشمن سے نپٹ لیجئے۔ جو دروازے پر کھڑا ہے۔ ایک سیلاب ہے جو اُمڈا چلا آتا ہے اور اس انتظار میں ہے۔ کہ سب کچھ بہا کر لے جائے۔ اس وقت تو اس کے مقابلے کے لئے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ تیاری اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ آپ اختلافات کو بھول جائیں۔ متحد و متفق ہو کر ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اگر آپ میں بنیان مرصوص کی یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ آخر میں آپ نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس طوفان سے گھبرانے یا ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کہا میں تو خود طوفانوں اور سیلابوں کا خیر مقدم کرتا ہوں کیونکہ ان کے بغیر ہم میں زندگی اور توانائی پیدا نہیں ہو سکتی۔ سب سے اول چیز یہ ہے۔ اور جو ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ پاکستان کا وجود برقرار رہے۔ اس کے وجود کو خطرے میں ڈالنا تمام عالم اسلام کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ پاکستان بہت بڑی بڑی قربانیاں دینے کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ اگر تم نے پھوٹ اور اختلافات کو خیرباد نہ کہا تو مشرقی پنجاب میں ہلاک ہونے والے لاکھوں مسلمانوں کی روحیں قیامت کے دن تم سے پوچھیں گی کہ کیا تم نے اتنی عظیم قربانی دے کر پاکستان اسلئے حاصل کیا تھا۔ کہ جلد ہی لڑ لڑ کر اسے ختم کر دو

— نامہ نگار

مشرقی وسطیٰ کے دفاع کا مسئلہ زیر بحث آئے گا

دمشق ۱۲ ستمبر۔ مقامی سیاسی حلقوں کو توقع ہے کہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کا مسئلہ جنرل نجیب وزیراعظم مصر اور شام کے نائب وزیراعظم و رئیس ارکان حربیہ کرنل ادیب شیشکلی کی باہمی بات چیت میں زیر بحث آئے گا۔ یہ بھی توقع ہے کہ کرنل شیشکلی عربوں کے اس اجتماعی تحفظ اور مشترکہ دفاعی اقدامات کا مسئلہ بھی کھڑا کریں گے۔ جس کا فیصلہ عرب لیگ کے حفاظتی معاہدے کے تحت کیا جا چکا ہے۔ ایڈ کردہ دونوں اقتصادی مسائل اور عرب ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون بڑھانے کی بابت بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ ایک اور مسئلہ جس کے قاہرہ میں زیر بحث آنے کی توقع ہے۔ عربوں اور یہودیوں کی مشترکہ صلح کمیٹی کے ان فیصلوں پر عملدرآمد کے متعلق ہے جو دمشق کانفرنس میں

بنیادی اصولوں کی کمیٹی!

کراچی ۱۱ نومبر: پاکستان آئین ساز اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس جو ۶ نومبر کو ملتوی ہو گیا تھا آج ساڑھے نو بجے صبح پھر شروع ہوا۔ اجلاس ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا کمیٹی اس وقت اپنی مختلف سب کمیٹیوں کی رپورٹوں کی روشنی میں اپنی رپورٹ کو آخری شکل دے رہی ہے۔ کمیٹی اپنی رپورٹ مکمل کرنے کے لئے چند اور اجلاس منعقد کرے گی کمیٹی کی آخری رپورٹ خواجہ ناظم الدین ۲۲ نومبر کو آئین ساز اسمبلی میں پیش کریں گے۔

اقوام متحدہ کا آئندہ سکرٹری جنرل کسی ایشیائی کو بنایا جائے گا؟

لندن ۱۲ نومبر۔ نیویارک اور لندن کی قیاس آرائیوں کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بڑی طاقتوں کی موجودہ کشمکش کے دور میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ کے لئے مسٹر ٹریگوے لی کے بعد کسی ایشیائی امیدوار پر ہی روس اور مغربی طاقتیں متفق ہو سکتی ہیں۔ جن امیدواروں کی کامیابی کے امکانات روشن تصور کئے جاتے ہیں۔ ان میں بھارت کے سر بینیگل راؤ۔ لبنان کے ڈاکٹر چارلس ملک۔ فلپائن کے جنرل رومولو اور ایران کے ڈاکٹر نصراللہ انتظام کے نام بھی شامل ہیں۔ اقوام متحدہ میں اور پیکنگ کے ساتھ کوریا میں صلح کرانے کے سلسلہ میں بھارت کی طرف سے جو سلسلہ جنبانی کی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر مبصرین کا خیال ہے۔ کہ شاید روس بینیگل راؤ کی حمایت کر دے۔ اگر انہوں نے اپنی نامزدگی کو منظور کر لیا۔ تو توقع ہے۔ کہ جمہوری طاقتیں مخالفت نہیں کریں گی۔

۱۹۵۰ء میں جب مسٹر ٹریگولی کے دوبارہ تقرر کا مسئلہ کھڑا ہوا۔ تو سر بینیگل راؤ ایک مضبوط امیدوار تھے ۲۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کا عہدہ چھوڑنے کے بعد مسٹر لی کو ۷۵۰۰ پونڈ سالانہ پنشن ملے گی۔ (رائٹر)

عرب ممالک فلسطین کے متعلق نئی قرارداد مرتب کر رہے ہیں

اقوام متحدہ ۱۲ نومبر: چونکہ اقوام متحدہ مصالحتی کمیشن برائے فلسطین اپنے کام میں ناکام رہا ہے۔ اس لئے عرب ممالک ایک قرارداد مرتب کر رہے ہیں جس کے ذریعہ پانچ بڑوں سے مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ ایک نیا ادارہ نامزد کیا جائے۔ جو یروشلم جا کر مہاجرین کی واپسی آبادکاری، بحالی اور معاوضہ کی ادائیگی کے کام کرے قرارداد کے مسودہ میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ سات رکن ملکوں کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو جنرل اسمبلی کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ فلسطین کا مناسب اور منصفانہ فیصلہ کرائے۔ مہاجرین کی جلد مراجعت اور انہیں معاوضہ دلانے میں آسانیاں پیدا کرے (اے پی)

ہائیڈروجن بم کے پھٹنے سے ایک جزیرہ غائب ہو گیا

واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ امریکہ کے طول و عرض میں افواہیں چکر لگا رہی ہیں۔ کہ ہائیڈروجن بم کے پھٹنے سے بحرالکاہل کا ایک جزیرہ بالکل غائب ہو گیا۔ ایٹمی توانائی کمیشن کے افسران اس بات میں مکمل سکوت اختیار کر رہے ہیں اور انہوں نے کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ دیگر اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ امریکہ کے پاس آزمائش کے لئے ہائیڈروجن بم تیار ہے۔ لیکن صدر ٹرومین کی رائے ہے۔ کہ تجربے کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری ان کے جانشین مسٹر آئزن ہاور پر چھوڑی جائے۔ ایک اخبار میں کسی گمنام عینی شاہد کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ اینیوٹوک کے مقام پر ایک میل عریض جزیرہ دھماکے کے بعد غائب ہو گیا۔ اگرچہ اس شاہد نے یہ نہیں کہا مگر اخبار مذکور نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ دھماکہ جو اس نے دیکھا تھا یقیناً امریکہ کے ہائیڈروجن بم کا پہلا تجربہ تھا۔ گواہ نے بتایا ہے۔ کہ میں نے تیس میل کے فاصلہ سے اس دھماکہ کو دیکھا ہے۔ سرد میں چوڑے شعلے پانچ میل اوپر اٹھے۔ اور ہزاروں ٹن مٹی بھی آسمان کی جانب اڑ گئی۔ (اے پی)

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی مستعفی ہو گئے

اقوام متحدہ ۱۱ نومبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ مسٹر لی نے بتایا ہے۔ کہ میں نے اس سے پہلے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن کوریا کے مسئلے کے باعث میں نے انتظار کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی تھی۔

جس وقت مسٹر لی نے اپنا استعفا پیش کیا۔ اس وقت پانچوں بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ جنرل اسمبلی میں موجود تھے۔ مسٹر لی چھ سال سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بنے آ رہے ہیں۔

برطانوی جہاز ساز کارخانوں کا کام

لندن ۱۲ نومبر۔ سال رواں کے پہلے نو ماہ میں برطانوی جہاز سازی کے کارخانوں نے ۹۲۹۰۷۳۸ ٹن کے کل ۱۶۲ نئے جہاز تعمیر کئے۔ ۱۹۵۱ء کے پہلے ۹ ماہ کے مقابلے میں یہ مقدار ۲۷۰۰۰ ٹن زیادہ ہے مگر گذشتہ سہ ماہی کے مقابلہ میں ۵۷۰۰۰ ٹن کم۔

ماہ ستمبر میں ۲۲ جہاز مکمل ہوئے۔ ان کا وزن ۹۵۱۹۴ ٹن ہے۔ (رائٹر)

دعا مغفرت

یہ خبر افسوس سے سنی جائیگی۔ کہ احمد نور صاحب کابلی موضعہ ۹ نومبر کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (سید محمد نور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴